قمار اور عصر حاضر میں اس کی مروجہ صورتیں

Gambling and its Contemporary Forms

* محمد عدنان

ABSTRACT

O believers! Wine and gambling and idols and divining arrows are only unclean things, a work of devil (Satan) then save yourselves from them, so that you may prosper

It is clear from the above verse of the Holy Quran that gambling is an absolute forbidden act. Islamic scholars, jurists, and researchers, having deep understanding and insight on the economic and financial matters, described the existence of riba and gambling in prevalent transactions .

The paper is also intended to elaborate the views of Islamic intellectuals on the matter. After discussing the concept of gambling (Qimar) and its types, the paper proceeds to state the contemporary issues that consist of gambling. The paper eloquently discussed and analyzed deeds like kite flying, pigeon flying, video games, carom boards, lottery, scratch card, estate lottery, event scheme, membership schemes for commercial companies, insurance schemes and newspaper coupons of the refineries. The paper concludes that gambling, like riba, is also a disease that serves as a slow poison for the society and leads to the damages in both the worlds. It is, therefore, incumbent upon each Muslim to keep himself from indulging in the gambling-based activities.

* پی ایچ ڈی، ریسرچ سکالر، شعبہ اسلامیات، وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس، کراچی،

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اے ایمان والوں شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو.

مذکورہ آیت سے یہ واضح ہے کہ قمار (جوا) ایک حرام کام ہے اور سود کی طرح اس کی حرمت قطعی اور ابدی ہے علماء امت، فقہاء، محققین اور ریسرچ سکالرز نے ہر زمانے میں معاشی مسائل اور مالی معاملات پر گہری نظر رکھی اور جن معاملات میں سود اور جوئے کے عناصر پائے امت کو ان کی حرمت سے آگاہ کیا۔

زیر نظر مضمون اس سلسلے کی ایک کاوش ہے، قمار کی حقیقت اور اقسام بیان کرنے کے بعد ان عصری مسائل کا فقہی جائزہ لیا گیا ہے جن میں قمار کا عنصر پایا جاتا ہے مثلا مروجہ کھیلوں میں پتنگ بازی، کبوتر بازی، ویڈیو گیم، کیرم بورڈ ،لاٹری، اسکریچ کارڈ لاٹری، اسٹیٹ لاٹری، انعامی اسکیمیں ممبر شپ اسکیمیں، تجارتی کمپنیوں کی انعامی اسکیمیں، انشورنس رفاہی اداروں کی بعض اسکیمیں اور اخباری کوپن وغیرہ، یہ وہ تمام مسائل ہیں جن کا شرعی اصولوں کے مطابق تحقیقی طور پر جائزہ لیا گیا اور آخر میں قمار کے حرمت کی وجوہات اور نقصانات پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے کہ سود کی طرح قمار بھی معاشرہ کے لئے ایک ناسور اور کینسر ہے اور اس میں دینی اور دنیاوی دونوں طرح کے نقصانات ہیں لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قمار جیسے تباہ کن مرض سے اپنے آپکو بچا کر رکھے۔

قمار کو اُردو میں "جوا" اور انگریزی "Gambling" کہا جاتا ہے عربی میں اس کا دُوسرا نام "میسر" ہے۔

قمار کی حقیقت:

ہر وہ معاملہ جس میں کسی غیر یقینی واقعے کی بنیاد پر کوئی رقم اس طرح داؤ پر لگائی گئی ہو کہ یا تو یہ رقم لگانے والا اس رقم سے ہاتھ دھو بیٹھے یا اُسے اتنی ہی یا اس سے زیادہ رقم کسی معاوضہ کے بغیر مل جائے، شرعی اعتبار سے قمار اور میسر کہلاتا ہے، مثلاً دو شخص دوڑ میں یہ بازی لگائیں کہ اگر تم بڑھ گئے تو میں تمہیں ہزار روپیہ دُوں گا اور اگر میں بڑھ گیا تو تمہیں مجھے ایک ہزار روپے دینے پڑیں گے، یا مثلاً اگر پاکستان فلاں میچ جیت گیا تو میں تمہیں دس ہزار روپے دُوں گا لیکن اگر پاکستان وہ میچ ہار گیا تو تم مجھے دس ہزار روپے دوگے۔ گویا اس معاملے کے اندر فریقین میں سے ہر ایک کے بارے میں احتمال ہوتا ہے کہ وہ اس غیر یقینی واقعہ کی بنیاد پر دُوسرے کا مال لے لے یا اس کا اپنا مال دُوسرے کے پاس چلا جائے اور ہر وہ عقد جس کی حقیقت مذکورہ بالا ہو، "قمار" کہلاتا ہے۔

علامہ ابن عابدین الشامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" لان القمار من القمر الذی یزداد تارۃ وینقص اخری ، وسمی القمار قماراً لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ ،ویجوز ان یستفید مال صاحبہ وھو حرام بالنص.**ترجمہ:** اس لئے کہ قمار (کالفظ) قمر سے ہے (یعنی قمر بمعنی چاند کے لفظ سے مشتق ہے) جو کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے اور قمار کو بھی قمار اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ مقامرین یعنی قمار میں حصہ لینے والوں میں سے ہر ایک کے لئے یہ احتمال ہوتا ہے کہ اس کا مال اس کے ساتھی کی طرف چلا جائے، اور یہ احتمال بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے مال کو حاصل کرے، (یعنی بلا معاوضہ) اور یہ صورت نص سے حرام ہے۔"[1]

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے "قمار" کی حقیقت ان الفاظ میں بیان کی ہے:-

"میسر یا قمار کی تعریف یہ ہے کہ جس معاملے میں کسی مال کا مالک بنانے کو ایسی شرط پر موقوف رکھا جائے جس کے وجود و عدم کی دونوں جانبیں مُساوی ہوں اور اسی بنا پر نفع خالص یا تاوان خالص برداشت کرنے کی دونوں جانبیں برابر ہوں۔" [2]

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے مزید وضاحت کے ساتھ بیان کی ہے، آپ کی بیان کردہ تعریف کے الفاظ یہ ہیں: ’قمار ایک سے زائد فریقوں کے درمیان ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں ہر فریق نے کسی غیر یقینی واقعے کی بنیاد پر اپنا کوئی مال (یا تو فوری ادائیگی کر کے یا ادائیگی کا وعدہ کر کے) اس طرح داؤ پر لگایا ہو کہ وہ مال یا تو بلا معاوضہ دُوسرے فریق کے پاس چلا جائے گا یا دُوسرے فریق کا مال پہلے فریق کے پاس بلا معاوضہ آ جائے گا۔“[3]

قمار کی مندرجہ بالا تعریفات و تفصیل جاننے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ کسی معاملے کے جوا ہونے کے لئے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:-

۱۔ معاہدہ دو یا دو سے زائد فریقوں کے درمیان ہو، لہٰذا اگر صرف ایک طرف سے کچھ دینے کا وعدہ ہو اور دُوسری طرف سے کچھ دینے کا وعدہ نہ ہو تو وہ معاملہ جوا نہیں کہلائے گا، مثلاً ایک شخص دُوسرے سے کہے کہ ہم دوڑ لگاتے ہیں اگر تم جیت گئے تو میں تمہیں اتنی رقم دُوں گا لیکن اگر میں جیت گیا تو تمہارے ذمہ کچھ واجب نہیں، تو یہ صورت جوا میں داخل نہیں۔

۲۔ معاہدہ کرنے والے شرکاء اپنا مال داؤ پر لگائیں لہٰذا اگر معاہدہ کرنے والے فریق اپنا مال داؤ پر نہیں لگاتے بلکہ کوئی تیسرا فریق (Third Party) جو اس معاہدے میں شامل نہیں، وہ اپنی رقم خرچ کرے تو یہ معاملہ جوا

نہیں، مثلاً زید، عمرو اور بکر سے کہے کہ تم دونوں دوڑ لگاؤ، جو جیت جائے گا میں اُسے ہزار روپے انعام دُوں گا تو یہ صورت جوا میں داخل نہیں۔

۳۔ دُوسرے کے مال کا حاصل ہونا کسی ایسے غیر یقینی واقعے پر موقوف ہو جس کے پیش آنے کا احتمال بھی ہوا اور نہ آنے کا بھی لہٰذا اگر دُوسرے کے مال کا حصول کسی یقینی اور قطعی واقعے پر موقوف ہوا تو وہ صورت جوے میں داخل نہیں ہوگی، جیسے کوئی شخص رات کے وقت دُوسرے سے کہے کہ اگر کل سورج مشرق سے طلوع ہوا تو تم مجھے ہزار روپے دوگے لیکن اگر مغرب سے طلوع ہوا تو میں تمہیں ہزار روپے دُوں گا۔ ظاہر ہے کہ سورج کا مشرق سے طلوع ہونا ایک یقینی اور قطعی واقعہ ہے لہٰذا یہ صورت جوا میں داخل نہیں۔

۴۔ داؤ پر لگایا ہوا مال بلا معاوضہ ختم ہو جائے یا دُوسرے کا مال بلا معاوضہ آجائے لہٰذا اگر کسی شخص نے اپنے مال کا حقیقی عوض حاصل کر لیا اور پھر اُسے انعام بھی مل گیا تو یہ جوا نہیں، جیسے کسی شخص نے کوئی چیز اس کی "حقیقی دام" میں خریدی اور اس میں انعامی ٹکٹ بھی نکل آیا جس کی وجہ سے اُس نے انعام حاصل کر لیا تو یہ صورت جوے میں داخل نہیں لیکن اس کے برعکس اگر وہ چیز "حقیقی دام" کے بدلے نہیں خریدی گئی بلکہ انعام کے اعلان کی وجہ سے اُس چیز کی قیمت بڑھا دی گئی تو اُس صورت میں وہ معاملہ قمار میں داخل ہو جائے گا۔

اس چوتھی شرط سے ان بہت سی "انعامی اسکیموں" کا حکم معلوم ہو جاتا ہے جو تجارتی کمپنیاں اپنی مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے جاری کرتی ہیں۔ ان اسکیموں کے اندر اگر تجارتی کمپنیاں اپنی مصنوعات کی وہی بازاری قیمت کا مطالبہ کرتی ہیں جو انعامی اسکیم نہ ہونے کی صورت میں بھی طلب کی جاتی ہے تو وہ صورت قمار میں داخل نہیں، جیسے مثلاً کسی پینٹ (Paint) کے ڈَبے کی بازاری قیمت ایک سو روپے ہے اور انعامی اسکیم کے اعلان کے باوجود بھی اس کی قیمت ایک سو روپے ہی رہتی ہے لیکن ساتھ ساتھ یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ جس ڈَبے میں سے مخصوص نمبر کا کوپن نکلے گا اُسے فلاں انعام دیا جائے گا تو یہ صورت قمار میں داخل نہیں کیونکہ اس صورت میں خریدار دی ہوئی رقم کا پورا معاوضہ حاصل کر چکا ہے، اب اگر اس کا انعام نہ بھی نکلے تو اس کا کوئی نقصان نہیں، اور اگر کچھ انعام نکل آئے تو یہ کمپنی کی طرف سے محض انعام ہو گا جس کا لینا جائز ہو گا۔

لیکن اگر انعامی اسکیم کے تحت فروخت کی جانے والی چیز کی قیمت اس کی بازاری قیمت سے زیادہ مقرّر کی گئی مثلاً وہی پینٹ (Paint) کا ڈَبہ جس کی بازاری قیمت ایک سو روپے تھی، انعامی اسکیم کے اعلان کی وجہ سے اس کی قیمت ایک سو دس روپے مقرّر کر دی گئی تو اس صورت میں خریدار کی زائد رقم (یعنی دس روپے) داؤ پر لگ جائیں

گے، لہٰذا اگر اس کا انعام نہ نکلا تو اُس صورت میں اس کے یہ دس روپے بلا معاوضہ چلے جائیں گے، اس لئے یہ صورت قمار میں داخل ہو جائے گی۔

قمار اور غرر:

قمار کی حقیقت جاننے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ غرر(Uncertainty) کی حقیقت قمار کے اندر پائی جاتی ہے تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ غرر اور قمار دونوں ایک ہی حقیقت کے دونام ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ قمار، غرر کی ایک قسم ہے، لہٰذا ہر وہ عقد جو قمار پر مبنی ہو گا، اس میں غرر موجود ہو گا، لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس عقد میں غرر پایا جاتا ہے، اس میں قمار بھی ہو، مثلاً وہ بیع جس میں قیمت مجہول ہے جیسے زید کوئی متعین کتاب عمرو کو بازاری قیمت پر فروخت کرتا ہے اور دونوں یا ان میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ اس کتاب کی بازاری قیمت کیا ہے ؟ تو یہ بیع جائز نہیں کیونکہ قیمت میں جہالت کے اعتبار سے غرر کی خرابی پائی جارہی ہے لیکن یہ معاملہ "قمار" پر مبنی نہیں۔ البتہ ہر وہ معاملہ جس میں "قمار" ہوتا ہے چونکہ اس کا انجام غیر یقینی (Uncertain) ہوتا ہے، اس لئے وہ غرر میں داخل ہے۔

شرعی حکم:

ابتدائے اسلام میں شراب کی طرح قمار بھی جائز تھا۔ چنانچہ مکی زندگی میں جب سورۃ الرُوم کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں جن میں یہ خبر دی گئی کہ اگرچہ اس وقت رُوم کے لوگ کسریٰ سے شکست کھاگئے ہیں لیکن چند سال بعد پھر رُومی غالب آجائیں گے اور مشرکینِ مکہ نے اس خبر کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ اس طرح قمار کی شرط ٹھہرائی کہ اگر اتنے سال میں رُومی غالب آگئے تو اتنا مال تمہیں دینا پڑے گا اور اگر غالب نہ آئے تو اتنا مال میں تمہیں دُوں گا۔ چنانچہ جب واقعہ قرآن مجید کی پیشن گوئی کے مطابق پیش آیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشرکین سے مطلوبہ مال وصول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناجائز قرار نہیں دیا۔ لیکن اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بعض روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس مال کو ''سحت'' (حرام) قرار دیتے ہوئے صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا حالانکہ اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس کا جواب ہے کہ اولاتو محدثین نے اس روایت کو صحیح تسلیم نہیں کیا ہے جس میں ''سحت'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اگر تسلیم بھی کرلیا جائے تو بھی سحت کے معنی صرف حرام اور ناجائز کے نہیں آتے بلکہ ناپسندیدہ اور مکروہ کے بھی آتے ہیں اور اس وقت تک یہ مال اگرچہ حلال تھا لیکن نبی کریم ﷺ نے قمار کے ذریعہ اکتساب

مال کو اس وقت بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔[4] لیکن پھر اس کی حرمت بھی اسی طرح تدریجاً ہوئی جس طرح شراب کو تدریجاً حرام کیا گیا۔ چنانچہ ابتدائے اسلام میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب اور قمار کے بارے میں سوال کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی:-

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا [5]

ترجمہ:- ''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ بھی ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدہ بھی ہیں اوران کا گناہ ان کے فائدوں سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔''[6]

اس آیت میں قمار سے صراحتاً منع نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ناپسندیدہ ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اس قرآنی اُسلوب کے نتیجے میں صحابہ کرام کے دِلوں میں قمار اور شراب کی نفرت اور ناپسندیدگی پیدا ہونا شروع ہوئی اور پھر کچھ عرصہ بعد پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ شراب اور قمار کی حرمت درج ذیل آیات کے ذریعے نازل ہوئی:-

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (90) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُون(91)[7]

''اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تان اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، اب بتاؤ کہ کیا تم (ان چیزوں سے) باز آجاؤ گے؟''[8]

ان آیاتِ مبارکہ کے اندر قمار و شراب کی حرمت بیان کرنے کے لئے تاکیدی اُسلوب اختیار کیا گیا۔ چنانچہ سب سے پہلے اس بیان کو" إِنَّمَا "سے شروع کیا جو عربی محاورے کے اعتبار سے ایک خاص تاکید پیدا کرتا ہے۔ دُوسرا، ان چیزوں کو" رِجْسٌ" (یعنی گندی چیز) فرمایا گیا کہ طبیعتِ سلیمہ خود ہی اس سے اجتناب کرے۔ تیسرا، اس کو"عَمَلِ الشَّيْطَانِ "شیطان کا کام قرار دیا گیا۔ چوتھا، اس کو بت پرستی کے ساتھ جمع کر کے اس کی انتہائی مذمت بیان کی گئی گویا اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ یہ چیزیں ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ پانچواں، "فَاجْتَنِبُوهُ" فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کے فوراً بعد" لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ "(شاید تم فلاح پاجاؤ) کی تعبیر اختیار کی گئی، جس میں اس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ ان سے اجتناب نہ کرنے کی صورت میں دُنیاوی و اُخروی ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اور آخر میں اس کی دِینی، دُنیاوی، جسمانی اور رُوحانی خرابیوں کی تفصیل بتلانے

کے بعد ان چیزوں سے باز رکھنے کی ایک دِلنشین تعبیر اختیار کرتے ہوئے فرمایا گیا: " فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُون " یعنی جب یہ ساری خرابیاں تمہارے علم میں آگئیں تو کیا اب بھی ان سے باز نہ آؤ گے۔[9]

آیاتِ قرآنیہ کے علاوہ احادیثِ نبویہ کے اندر بھی قمار کی ممانعت مذکور ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قمار کے معاملے ہی کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ قمار کا محض ارادہ ظاہر کرنے کو بھی گناہ قرار دیا اور اگر کوئی شخص دُوسرے کو قمار کی دعوت دے تو اس کو حکم دیا کہ وہ اپنے اس گناہ کے کفارہ کے طور پر صدقہ کرے۔

چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:-مَن قَالَ لِصَاحِبِه تَعَال أقَامِركَ فَليتصَدّق۔[10]

ترجمہ:- ”جس شخص نے اپنے ساتھی کو(قمار کی دعوت دیتے ہوئے) کہا: آؤ قمار کھیلیں، تو وہ(اپنے اس گناہ کے کفارے کے طور پر)صدقہ کرے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ شریعتِ مطہرہ نے قمار کا معاملہ کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔

قمار کی بنیادی اقسام

قمار کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:-

۱۔پہلی قسم وہ ہے جس میں کوئی ایک فریق یقینی طور پر کوئی ادائیگی کرنے کا پابند نہیں ہوتا بلکہ ہر فریق کی طرف سے ادائیگی کسی غیر یقینی واقعے پر موقوف ہوتی ہے، اس کی مثال جیسے زید اور بکر آپس میں اس شرط پر ویڈیو گیم کھیلتے ہیں کہ ان میں سے جو ہار جائے گا، وہ دُوسرے کو سو روپے دے گا، قمار کی یہ قسم بہت معروف ہے، اس کی چند مثالیں شروع میں بھی ذکر کی گئی ہیں۔

۲۔دُوسری قسم وہ ہے جس میں ایک فریق کی طرف سے ادائیگی یقینی ہوتی ہے جبکہ دُوسری طرف سے غیر یقینی ہوتی ہے۔ جو فریق یقینی طور پر ادائیگی کرتا ہے، وہ درحقیقت اپنے مال کو اس طرح داؤ پر لگاتا ہے کہ یا تو داؤ پر لگایا ہوا مال کسی معاوضے کے بغیر چلا جائے گا یا پھر وہ اپنے ساتھ زیادہ مال بغیر کسی معاوضے کے کھینچ کر لائے گا۔ جیسے بعض مروّجہ انعامی اسکیمیں جن کے اندر حصہ لینے والے ابتداء میں کچھ رقم جمع کراتے ہیں یہ رقم عام طور پر ٹکٹوں کی خریداری کی شکل میں ادا کی جاتی ہیں۔ انعامی اسکیم کا اعلان کرنے والی کمپنی چند انعامات کا اعلان کرتی ہے، مطلوبہ رقم جمع ہونے کے بعد قرعہ اندازی کے ذریعے چند افراد کو انعام دے دیا جاتا ہے اور باقی افراد نہ صرف انعام بلکہ اپنی اصل رقم سے بھی محروم ہو جاتے ہیں، جیسے مثلاً ایک کمپنی دس ہزار ٹکٹ جاری کرتی ہے جس میں ہر ٹکٹ کی مالیت سو روپے ہے۔ اب وہ یہ اعلان کرتی ہے کہ اس اسکیم میں شامل ہونے والے افراد کے درمیان کل

پچاس انعامات تقسیم کئے جائیں گے جن میں پہلا انعام ایک لاکھ روپے، دُوسرا انعام ایک موٹر سائیکل، تیسرا انعام عمرے کا ٹکٹ۔ ریفریجریٹر (Refrigerator) کے دس انعامات اور فلاں فلاں اشیاء کے اتنے اتنے انعامات ہوں گے۔

اب اس اسکیم میں شامل ہونے والے دس ہزار افراد میں سے ہر شخص کے بارے میں یہ احتمال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اُسے انعام مل جائے جس کے نتیجے میں اُسے لگائی ہوئی رقم سے کہیں زیادہ حاصل ہو جائے اور یہ بھی امکان ہے کہ اس کا انعام نہ نکلے اور اُسے نہ صرف انعام بلکہ اپنی اصل رقم یعنی سو روپے سے بھی محروم ہونا پڑے، گویا اس معاملے کے اندر اسکیم میں شامل ہونے والے شخص کی طرف سے تو ادائیگی یقینی اور متعین ہے لیکن کمپنی کی طرف سے اُسے انعام کا ملنا یقینی نہیں۔

قمار کی چند مروّجہ صورتیں

اگرچہ قمار کی مختلف صورتیں زمانۂ قدیم سے رائج ہیں بلکہ زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب کے درمیان قمار کا عام رواج تھا، خصوصاً گھڑ دوڑ اور تیروں کے ذریعے گوشت کی تقسیم کا معاملہ بہت ہی عام تھا، لیکن عصرِ حاضر میں قمار کی اور بھی جدید اور مختلف صورتیں وجود میں آچکی ہیں، صرف مروّجہ صورتوں کا جائزہ لینا پیشِ نظر ہے۔

یہ بات پیچھے گزر چکی ہے کہ قمار کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں، چنانچہ قمار کی مروّجہ صورتوں میں سے کچھ صورتیں پہلی قسم میں شامل ہیں، جبکہ بعض صورتیں دُوسری قسم میں داخل ہیں۔ ذیل میں ہر ایک قسم میں داخل ہونے والی چند صورتوں کا مختصر جائزہ لیا جائے گا۔

پہلی قسم میں داخل قمار کی مروّجہ صورتیں

قمار کی پہلی قسم وہ ہے جس میں کوئی فریق بھی ادائیگی کرنے کا پابند نہیں بلکہ ہر فریق کی طرف سے ادائیگی کسی غیر یقینی واقعے پر موقوف ہوتی ہے اس قسم کے اندر درج ذیل مروّجہ صورتیں شامل ہیں۔

بچوں کے بعض کھیل

بعض علاقوں میں چھوٹے بچے اَخروٹ یا کانچ کی گولیاں اس طرح ہار جیت کی بنیاد پر کھیلتے ہیں کہ جیتنے والا لڑکا ہارنے والے سے گولیاں یا اَخروٹ لے لیتا ہے، یہ عمل قمار میں داخل ہے۔ تفسیر ابنِ کثیر میں اِمام عطاء، اِمام مجاہد اور طاؤس یمانی رحمہم اللہ کا یہ قول منقول ہے کہ:- كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْقِمَارِ فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ، حَتَّى لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ ترجمہ:- ہر چیز جو قمار میں داخل ہے وہ میسر ہی کے حکم میں ہے، یہاں تک کہ بچے جو اَخروٹ سے ہار جیت کا کھیل کھیلتے ہیں، وہ بھی قمار ہے۔[11]

پتنگ بازی اور کبوتر بازی کی بعض صورتیں

عصرِ حاضر میں اس کا رواج بھی عام ہے کہ بہت سے لوگ پتنگ بازی اس طرح مشروط طور پر کرتے ہیں کہ جس کی پتنگ کٹ گئی وہ دُوسرے کو اتنی متعین رقم دے گا، اسی طرح بعض مرتبہ کبوتر بازی پر بھی کچھ رقم کی شرط لگائی جاتی ہے۔ یہ دونوں صورتیں بھی قمار میں داخل ہیں۔ اگرچہ ان میں شرط نہ بھی لگائی جائے تو بھی یہ کھیل جائز نہیں لیکن شرط لگانے کی وجہ سے قمار کا گناہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ کبوتر بازی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے: عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة۔ [12] ترجمہ:-"حضرت اَبو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو کبوتر کا پیچھا کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا! یہ شخص شیطان ہے جو دوسرے شیطان کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔"[13]

بعض جدید کھیلوں میں قمار

آج کل بہت سے جدید کھیلوں میں بھی قمار وجود میں آچکا ہے، جیسے ویڈیو گیم، کیرم بورڈ، بلیرڈ اور ڈبو وغیرہ جیسے کھیلوں میں یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ جو ہار گیا، وہ دُوسرے کو اتنی متعین رقم دے گا، اس طرح شرط لگانے سے یہ صورتیں بھی قمار میں داخل ہو جاتی ہیں۔

آج کل بازار میں اس کی اور مختلف صورتیں بھی بہت زیادہ رواج پا چکی ہیں، وہ یہ کہ عام طور پر ان کھیلوں کے کھیلنے کے لئے مختلف دُکانیں ہوتی ہیں، کھیلنے والے اس دُکان پر جا کر کھیلتے ہیں اور دُکاندار کو ایک متعین رقم ادا کی جاتی ہے جس کی عام طور پر تین صورتیں ہوتی ہیں:-

۱۔ ہارنے والا اور جیتنے والا دونوں دُکاندار کو ایک متعینہ رقم دیتے ہیں۔

۲۔ صرف ہارنے والا دُکاندار کو متعین رقم دیتا ہے۔

۳۔ بعض مرتبہ کھیلنے والے آپس میں بھی شرط لگا لیتے ہیں، اس صورت میں ہارنے والا دُکاندار کو بھی ایک متعین رقم دیتا ہے اور جیتنے والے کو بھی۔ پہلی صورت قمار میں داخل نہیں کیونکہ اس صورت میں یوں سمجھا جائے گا کہ ہر فریق نے کھیل کا سامان استعمال کرنے کی اُجرت ادا کی۔ دُوسری صورت قمار میں داخل ہے کیونکہ دُکاندار کے کھیل کا سامان استعمال کرنے کی وجہ سے دونوں کھلاڑیوں پر اس کی اُجرت واجب ہو رہی تھی لیکن جب شرط کے مطابق صرف ہارنے والے نے دونوں کھلاڑیوں کی اُجرت ادا کی تو فقہی اعتبار سے یوں کہا جائے گا کہ ہر

کھلاڑی نے اس شرط پر یہ کھیل کھیلا کہ یا تو وہ دونوں کھلاڑیوں کی اُجرت ادا کرے گا یا کسی کی بھی اُجرت نہیں دے گا، حالانکہ اس پر صرف اپنے استعمال کی اُجرت واجب ہو رہی تھی تو اس صورت میں ایک کھلاڑی کی فیس کی حد تک قمار پایا گیا۔

تیسری صورت واضح طور پر قمار میں داخل ہے کیونکہ اس میں فریقین آپس میں بھی شرط لگا لیتے ہیں اس صورت میں ہارنے والا دُکاندار کو جیتنے والے کی اُجرت بھی دیتا ہے اور جیتنے والے کو شرط میں لگائی ہوئی رقم بھی۔

دُوسری قسم میں داخل صورتیں

عصرِ حاضر میں قمار کی جو صورتیں بڑے پیمانے پر رائج ہیں، ان میں سے اکثر صورتیں دُوسری قسم میں داخل ہیں جس کے اندر ایک فریق کی طرف سے ادائیگی یقینی ہوتی ہے جبکہ دُوسری طرف سے غیر یقینی ہوتی ہے۔ اس میں شامل چند مشہور صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

لاٹری (Lottery)

لاٹری دراصل ایک ایسی اسکیم کا نام ہے جس میں مختلف لوگوں کو قرعہ اندازی کی بنیاد پر انعام حاصل کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس مقصد کے لئے نمبر لگے ہوئے ٹکٹ فروخت کئے جاتے ہیں، ٹکٹ خریدنے والے انعام کا موقع حاصل کرنے کے لئے کچھ متعینہ رقم داؤ پر لگاتے ہیں۔ قرعہ اندازی کے نتیجے میں جس کا نمبر انعام یافتہ نمبروں کی فہرست میں آجائے، اُسے انعام دیا جاتا ہے اور جس کا نام نہ آئے، وہ نہ صرف انعام سے بلکہ اپنی اصل رقم سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

کانسائز آکسفورڈ ڈکشنری میں "لاٹری" کی تعریف اس طرح کی گئی:-

Arrangement for distributing prizes by chance among purchasers of numbered tickets.[14]

ترجمہ:ـــ (لاٹری ایسے عمل کا نام ہے جس میں) نمبر لگے ہوئے ٹکٹوں کے خریداروں کے درمیان چانس کی بنیاد پر انعامات کی تقسیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔

بلیک لاء ڈکشنری میں لاٹری کی حقیقت کو مزید واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:-

An unlawful gambling scheme in which (A) the player pay or agree to pay something of value for chances , represented and differentiated by numbers or by combinations of numbers or by some other media, one or more of which chances are at to designated the winning ones and (B) the winning chances are to be determined by a drawing or by some other method based upon the element of chance and (c) the holders of the willing chances are to be receive something of value.[15]

ترجمہ:- ایک غیر قانونی جوئے کی اسکیم جس میں (الف) شرکاء مالیت والی کوئی چیز ادا کرتے ہیں یا ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کرتے ہیں انعام کا موقع حاصل کرنے کے لئے جس کا اظہار نمبروں یا نمبروں کے مجموعہ یا کسی اور طریقے سے ہوتا ہے، ان نمبروں میں ایک یا ایک سے زائد مواقع جیتنے والوں کے لئے رکھے جاتے ہیں، (ب) جیتنے والوں کے مواقع کا تعین قرعہ اندازی یا کسی اور ایسے طریقے سے کیا جاتا ہے جس میں چانس کا عنصر شامل ہو، (ج) جیتنے والے نمبرز کے حاملین کو مخصوص مالیت کی کوئی چیز دی جاتی ہے۔

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ لاٹری کے اندر کل تین مراحل ہوتے ہیں:-

۱۔ پہلے مرحلے میں مختلف لوگ ٹکٹ خرید کر یا کسی اور طریقے سے موہوم انعام حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔

۲۔ ان شرکاء کے درمیان جاری ہونے والے نمبروں میں سے کچھ نمبر انعام یافتہ نمبر (Winning Numbers) قرار دیئے جاتے ہیں۔

۳۔ قرعہ اندازی یا کسی اور طے شدہ طریقہ کار کے ذریعے سے جن جن شرکاء کے لئے انعام یافتہ نمبر نکل آتے ہیں، ان کے درمیان (اعلان کردہ) انعام تقسیم کیا جاتا ہے۔

آج کل بعض ممالک میں چند جدید صورتیں بھی رواج پاچکی ہیں، ان میں سے درج ذیل دو طریقے زیادہ معروف اور مروّج ہیں۔

اسکریچ کارڈ لاٹری (Scratch Card Lottery)

لاٹری کی اس قسم کے اندر مختلف طرح کے کارڈز ہوتے ہیں ان پر مختلف طرح کی گیمز (Games) ہوتی ہیں اور انہی میں نمبرز بھی پوشیدہ طور پر موجود ہوتے ہیں۔ بعض کارڈز میں صرف ایک جگہ نمبر ہوتے ہیں جبکہ بعض کارڈز میں کئی جگہوں میں مختلف نمبر دیئے ہوتے ہیں۔ ان نمبروں کو کھرچنے (Scratch) پر نیچے سے نمبر ظاہر ہو جاتے ہیں اگر وہ نمبرز انعام یافتہ نمبروں (Winning Numbers) یا ان میں سے کسی کے ساتھ ملتے ہوں تو اُس شخص کو مقرّرہ انعام مل جاتا ہے ورنہ اُس کی اصل رقم بھی ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔

اسٹیٹ لاٹری (State Lottery)

اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ متعلقہ دُکانوں یا مقامات پر مشینیں لگی ہوتی ہیں، لاٹری کھیلنے والا شخص کسی دُکان پر جاتا ہے اور اُسے کہتا ہے کہ مجھے فلاں لاٹری کے نمبروں میں سے ایک نمبر نکال دو، بعض دفعہ ایک سے زیادہ نمبر

بھی نکلوائے جاتے ہیں۔ مشین میں مختلف لاٹریوں کے نمبر ہوتے ہیں مثلاً million, picky, pic3, Mega وغیرہ تو بعض مرتبہ لاٹری کھیلنے والا مختلف لاٹریوں کے کئی کئی نمبر نکلواتا ہے، اگر ان نکلنے والے نمبروں میں سے کوئی نمبر انعام جیتنے والے نمبروں (Numbers Winning) میں سے کسی ایک یا کچھ کے ساتھ مل گیا تو وہ مقرّرہ انعام حاصل کرلیتا ہے ورنہ اپنے لگائے ہوئے سرمائے سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

لاٹری کی مذکورہ تمام صورتیں قمار کی دُوسری قسم میں شامل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہیں۔

انعامی اسکیمیں

عصرِ حاضر میں رائج انعامی اسکیمیں مختلف طرح کی ہیں، اسی اعتبار سے ان کے اندر قمار کے پائے جانے کی صورت بھی مختلف ہے۔ ذیل میں انہیں قدرِ تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے۔

ٹکٹ پر انعامات کی تقسیم والی اسکیمیں

بعض اسکیمیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے اندر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اتنی متعین رقم مثلاً سو روپے کے انعامی ٹکٹ فروخت کئے جائیں گے۔ ان کے اندر عام طور پر شرکاء کی تعداد ہزاروں تک ہوتی ہے لیکن انعامات چند ایک ہوتے ہیں، قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں، جس ٹکٹ ہولڈر کا نام قرعہ اندازی کے ذریعے جس انعام کے لئے آجائے، اُسے وہ انعام دیا جاتا ہے۔

یہ بالکل وہی صورت ہے جو لاٹری کی ہے۔ لہٰذا یہ واضح طور پر قمار پر مبنی ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

ممبر شپ اسکیمیں

آج کل ممبر شپ اسکیمیں بہت زیادہ رواج پا رہی ہیں جب ان اسکیموں کا آغاز ہوا تو ابتداء میں ان کا طریقہ کار یہ رہا کہ انعامات کی تقسیم محض ممبر سازی کی بنیاد پر ہوتی تھی، ہر ممبر سے ایک مقرّرہ فیس لی جاتی تھی اور جو شخص جتنے زیادہ ممبر بناتا اس کا نام اتنا ہی اُوپر چلا جاتا اور اس طرح اُس کو اتنا ہی زیادہ انعام ملتا، یہ صورت تو واضح طور پر "قمار" میں داخل ہے، نیز عوام کے اندر بھی یہ اسکیمیں اتنی مقبول نہ ہو سکیں، چنانچہ مختلف کمپنیوں نے حیلے کے طور پر نئے آنے والے ممبرز کو ان کی فیس کے بدلے کچھ نہ کچھ دینا بھی شروع کیا۔ مثلاً کسی نے دوائی نما پاوڈر دیا، کسی نے مساج مشین دی، کسی نے بیوٹی کریم دی اور کسی نے کمپیوٹر کورسز یا کمپیوٹر پر مخصوص Space کی سہولت فراہم کی۔ ان کی پروڈکٹس عام طور پر مارکیٹ میں دستیاب بھی نہیں ہوتیں، اور ہر شخص ان کو خرید بھی

نہیں سکتاہے، بلکہ کسی نہ کسی سابقہ ممبر کے واسطے سے وہ مذکورہ پروڈکٹ خریدتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقصود اشیاء کی خرید وفروخت نہیں ہوتا بلکہ ممبر سازی کے ذریعے رقوم حاصل کرنا ہوتا ہے۔

یہ بات دُرست ہے کہ اگر کسی شخص کا مقصد وہ چیز خریدنا ہو جو ممبر شپ فیس کے بدلے دی جارہی ہے نیز اس کی قیمت اتنی ہی رکھی گئی ہو جتنی مارکیٹ میں اس کی قیمت ہے تو پھر ان کمپنیوں کی اشیاء خریدنا جائز ہے لیکن ان اسکیموں کی مجموعی صورتِ حال پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کی اسکیمیں دراصل محض پیسہ اکٹھا کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں، چنانچہ اس طرح کی اسکیموں میں شامل ہونے والے افراد اگر قوانین کے مطابق مزید ممبر بناتے رہیں تو اپنی جمع کردہ رقم سے بہت بڑی رقم حاصل کرلیتے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص ممبر نہ بناسکا یا اس کی چین (Chain) میں سے کسی نے قوانین کی پابندی نہیں کی تو وہ اپنی جمع کردہ رقم بھی کھو بیٹھتا ہے۔

لہٰذا اگر کسی کا مقصد پروڈکٹ خرید کر اس سے استفادہ کرنے کے بجائے محض کمپنی کے "مارکیٹنگ سسٹم" میں شامل ہونا ہو تو اس صورت میں مذکورہ اشیاء کی قیمت اگر ان کی بازار کی قیمت سے زائد ہو تو یہ بلاشبہ قمار میں داخل ہے کیونکہ نیا آنے والا ممبر زائد رقم اس لئے لگارہا ہوتا ہے کہ یا تو وہ اپنی جمع کردہ رقم سے بہت بڑی رقم حاصل کرلے گا لیکن اگر کوئی شخص ممبر نہ بناسکا یا اس کی چین میں سے کسی نے قوانین کی پابندی نہیں کی تو وہ اپنی جمع کردہ رقم بھی کھودے گا اور اسی کا نام قمار ہے، اور اگر مذکور چیزوں کی قیمت عام مارکیٹ کے برابر ہو تب بھی ان کے منافع مقصود نہ ہونے کی وجہ سے جوا اور قمار کے مشابہ ضرور ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں بھی اس سے بچنا چاہئے۔

بعض معاصرین کی رائے یہ ہے کہ اس میں "صفقتان فی صفقة"(Twin Contracts) کی خرابی بھی پائی جاتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ایک ہی عقد میں مذکور مشین کی بیع اور اسی عقد میں خریدار کو کمیشن ایجنٹ کے نام سے اَجیر بنایا جاتا ہے اور ایسا کام شرعاً جائز نہیں۔

تجارتی کمپنیوں کی انعامی اسکیمیں تیسری قسم کی انعامی اسکیمیں وہ ہیں جو مختلف تجارتی کمپنیاں اپنی تیار کردہ اشیاء (Products) کو زیادہ سے زیادہ بیچنے کے لئے بناتی ہیں، مثلاً چائے بیچنے والی کمپنی یہ اعلان کرتی ہے کہ جو شخص ہماری کمپنی کی تیار شدہ چائے کا ڈَبہ خریدے تو وہ اس کے پیکٹ کا فلاں حصہ جس پر مخصوص نمبر لکھا ہوا ہو، اپنے پاس محفوظ رکھے۔ قرعہ اندازی کے نتیجے میں جو نمبر انعام کے مستحق قرار پائیں گے، ان نمبرز والے کوپن کے حاملین کے درمیان انعام تقسیم کیا جائے گا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس انعامی اسکیم کی وجہ سے اُس چیز کی بازاری قیمت میں اضافہ نہیں ہوتا تو یہ قمار میں داخل نہیں بلکہ تجارتی کمپنی کی طرف سے محض یک طرفہ انعام ہے لیکن

اگر اس اسکیم ہی کی وجہ سے اُس چیز کی بازاری قیمت میں اضافہ ہو گیا تو پھر یہ قمار میں داخل ہو کر ناجائز ہو جائے گی۔

انشورنس کا قمار

انشورنس کا قمار بھی قمار کی دُوسری قسم کے اندر داخل ہے کیونکہ اس میں انشورڈ کی طرف دیا جانے والا پریمیم یقینی اور متعین ہوتا ہے جبکہ اس کے بدلے میں انشورنس کمپنی کی طرف سے کچھ ملنا غیر یقینی ہوتا ہے، لیکن جیسا کہ انشورنس کے اندر غرر کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ انشورنس کے عقد میں غرر پائے جانے کا تعلق اس کے انفرادی معاملات (کے ساتھ ہے اسی طرح قمار کا تعلق بھی انشورنس کے انفرادی معاملات کے ساتھ ہے۔

میچ جیتنے والے کو انعام دینے کی ایک صورت

بعض مرتبہ مختلف ٹیمیں کسی انعامی مقابلے میں حصہ لیتی ہیں جس کے اندر تقسیمِ انعام کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شامل ہونے والی ٹیموں سے مقرّرہ فیس لی جاتی ہے۔ اس صورت میں اگر اُسی رقم سے جیتنے والی ٹیم کو انعام یا کسی ایک کھلاڑی کو مخصوص رقم یا کپ وغیرہ دیا جائے تو یہ صورت بھی قمار میں داخل ہے، لیکن اگر یہ انعام کوئی تیسرا شخص یا ادارہ اپنی طرف سے دے تو پھر یہ صورت قمار میں داخل نہیں۔ اسی طرح اگر یہ فیس ٹورنمنٹ کے اخراجات کے لئے لی جائے اور منتظمین کو مالک بنا کر دی جائے کہ وہ چاہیں تو اس سے انعام خریدیں یا کسی اور مصرف میں لگائیں، اس کے بعد اگر یہ رقم انعام کی ادائیگی میں بھی شامل ہو جائے تو بھی قمار نہیں کہلائے گی البتہ بہتر یہی ہے کہ اسے انعام کی ادائیگی میں بھی شامل نہ کیا جائے۔ واللہ تعالٰی اَعلم

رفاہی اداروں کی بعض اسکیمیں

آج کل بعض رفاہی ادارے رضاکارانہ طور پر عوام سے چندے کی اپیل کرتے ہیں اور اس میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ جمع ہونے والا چندہ فلاں رفاہی کام میں لگایا جائے گا، لیکن بعض مرتبہ چندہ جمع کرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پانچ، پانچ یا دس، دس روپے کے ٹکٹ جاری کر کے عوام کو فروخت کئے جاتے ہیں۔ ان ٹکٹوں پر نمبر بھی لگے ہوتے ہیں۔ ٹکٹ لینے والے حضرات سے یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ فلاں تاریخ کو قرعہ اندازی کے ذریعے کچھ ٹکٹوں کے نمبر نکالے جائیں گے، ان نمبروں والے ٹکٹ جن لوگوں کے پاس ہوں گے، انہیں مخصوص انعامات دیئے جائیں گے۔ اس طرح انعامات دینا اور ایسے انعامات کے حصول کے لئے چندہ دینا بھی قمار میں داخل ہے۔ اس کی جائز صورت یہ ہے کہ چندہ دینے والا کسی لالچ کے بغیر چندہ دے اور رفاہی ادارے کی طرف سے کسی مخصوص انعام کا اعلان نہ کیا جائے۔

اخباری کوپن

عصرِ حاضر میں ایک سلسلہ یہ بھی چل نکلا ہے کہ بعض اخبارات اور رسالے ایک کوپن شائع کرتے ہیں جس میں مختلف سوالات درج ہوتے ہیں اور ساتھ ہی یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو شخص ان کا کوئی حل لکھ کر بھیجے اور اس کے ساتھ اتنی فیس مثلاً پانچ روپے بھی ارسال کرے تو جن لوگوں کے حل صحیح ہوں گے ان میں سے اُن لوگوں کو انعام دیا جائے گا جن کا نام قرعہ اندازی کے ذریعے نکلے گا۔ بعض مرتبہ ایسے کوپنوں کے حل پر لاکھوں کے انعامات کا اعلان بھی ہوتا ہے۔

عام آدمی یہ سوچتا ہے کہ صرف پانچ روپے کی بات ہے، اگر نام نکل آیا تو لاکھوں روپے ملیں گے، وہ کچھ نہ کچھ حل تلاش کر کے فیس کے ساتھ متعلقہ اخبار یا رسالے کو بھیج دیتا ہے، اس طرح لاکھوں لوگ اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ قرعہ اندازی کے ذریعے چند مخصوص افراد کے درمیان انعام تقسیم کیا جاتا ہے، باقی افراد محروم رہ جاتے ہیں، یہ صورت بھی قمار میں داخل ہے۔ ہاں! اگر کوپن کے ساتھ کسی قسم کی رقم بھیجنا ضروری نہ ہو تو پھر یہ صورت قمار میں داخل نہیں کیونکہ اس صورت میں خریدار کوئی رقم داؤ پر نہیں لگا رہا بلکہ اسے اپنی خرچ کردہ رقم کا معاوضہ اخبار کی صورت میں مل رہا ہے۔ اس کے بعد اگر قرعہ اندازی کے ذریعے انعام نہ بھی ملے تو اسے رقم کا ڈُوبنا نہیں کہا جائے گا۔

قمار کے ناجائز ہونے کی وجوہات اور اس کے نقصانات

شریعتِ مطہرہ نے "قمار" کو کیوں ناجائز قرار دیا؟ اس کی بنیادی وجہ وہ دینی و دُنیاوی نقصانات ہیں جو اِنسان کی دُنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر دیتے ہیں۔ قرآنِ حکیم نے ان نقصانات کی طرف درج ذیل آیت میں اشارہ کیا ہے:-

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُون[16] (المائدة:٩١)

ترجمہ:- "شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، اب بتاؤ کہ کیا تم (ان چیزوں سے) باز آجاؤ گے؟"۔[17]

قمار کے بنیادی طور پر دو نقصانات ہیں۔ باہمی عداوت اور دُشمنی۔ ۲۔ اللہ کے ذکر اور نماز سے غفلت۔

جوئے کے اندر جب انسان ہار جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ اُسے اپنے حریف پر غصہ آتا ہے، کیونکہ اس کی خواہش یہ تھی کہ انعام اُسے ملتا، اب اُس کے بجائے کسی اور پاس چلا گیا لیکن اُس کے پاس ظاہری طور پر ایسا کوئی

ذریعہ نہیں ہوتا جس سے وہ اپنے حریف کو ملنے والا انعام حاصل کر سکے جس کے نتیجے میں اس کے دِل میں بغض و عداوت کے جذبات پیدا ہوتے رہتے ہیں جو کسی بھی معاشرے کے لئے انتہائی تباہ کن ہیں۔

جوئے کی دُوسری خاصیت یہ ہے کہ ہارنے والے شخص کے دِل میں دوبارہ جوا کھیلنے کا شدید جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ کچھ مال چلے جانے کے بعد وہ یہ سوچتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اب کی بار جیت جاؤں اور اکٹھا بہت سا حاصل کروں۔ اس جذبے کی وجہ سے وہ مزید وقت اُس کے لئے خرچ کرتا ہے، اور اگر جیت جائے تو اور حرص بڑھ جاتی ہے یہ خیال آتا ہے کہ تھوڑی سی محنت سے اتنا مال مل گیا اگر ایک بار اور جیت گیا تو مزے ہو جائیں گے، غرضیکہ جوا کھیلنے والا خواہ ہار جائے یا جیت جائے، بار بار اس کے دِل میں مزید جوا کھیلنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے، اس خواہش کی تکمیل میں اس کا کثیر وقت خرچ ہو جاتا ہے، اور وقت کا اس طرح ضیاع اُسے اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے غافل کر دیتا ہے۔

اللہ کی یاد اور نماز سے غفلت دُنیا و آخرت اور جسم اور رُوح دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ آخرت کے اعتبار سے ان کا نقصان دہ ہونا تو اس لئے ظاہر ہے کہ آخرت میں کام آنے والی چیزوں میں ان دو کا بہت بڑا دخل ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ العَبْدُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ:-"آخرت میں انسان کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔"[18]

ظاہر ہے کہ جس شخص کی زندگی نماز سے غفلت میں گزری، اُس کے لئے اس پہلے ہی امتحان میں کامیابی مشکل ہو جائے گی چونکہ نماز ذکر اللہ کی بہت اہم قسم ہے، اس لئے نماز سے غافل ہونا ذکر اللہ سے غافل ہونا بھی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہونے کا دُنیاوی نقصان یہ ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر مال و دولت اور عزّت و جاہ کو مقصود بنا لیتا ہے تو پھر وہ راحت و آرام اور اطمینان و سکون سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہ ان اسبابِ راحت میں اس قدر مشغول ہو جاتا ہے کہ خود راحت کو بھول جاتا ہے، چنانچہ اگر کسی وقت مال و دولت یا عزّت و جاہ میں کمی واقع ہو تو حسرت و غم سے نڈھال ہونے لگتا ہے۔

علامہ ابنِ تیمیہ کی رائے یہ ہے کہ قمار کے نقصانات سود کے نقصانات سے بھی بڑھ کر ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

ترجمہ:——— جوا کا نقصان سود کے نقصان سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس میں دو خرابیاں پائی جاتی ہیں، حرام مال کھانے کی خرابی، حرام لہوٗ میں پڑنے کی خرابی کہ اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کر دیتا ہے اور باہمی عداوت و دُشمنی پیدا کرتا ہے، اس لئے قمار کی حرمت سود کی حرمت سے پہلے آئی۔

ترجمہ:- قمار کھیلنے اور اُسے اہمیت دینے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگوں کے حرام مال کھانے

میں داخل ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد کے ذریعہ منع کیا ہے: نہ کھاؤ آپس میں ایک دُوسرے کا مال باطل طریقے سے۔[19]

قمار ایک انتہائی نقصان دہ چیز ہے جس میں دِینی و دُنیاوی دونوں طرح کے نقصانات ہیں جو اِنسان کی دُنیا اور آخرت دونوں کو برباد کر دیتے ہیں، لہٰذا ہر مسلمان کو اس سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔

حواشی

---

[1] رد المحتار، محمد امین الشھیر بابن عابدین، ایچ ایم سعید، ج۶، ص ۴۰۳۔

[2] معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، ادارۃ المعارف کراچی، ۲۰۰۵ء، ج۱، ص ۵۳۲۔

[3] عدالتی فیصلے، جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی، ادارۃ الاسلامیات لاہور، ۲۰۰۰ء، ج۲، ص ۲۴۳۔

[4] معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، اادارۃ المعارف کراچی، ۲۰۰۵ء، ج۶، ص ۲۰۷، ۲۱۷۔

[5] سورۃ البقرۃ، آیت ۲۱۹۔

[6] آسان ترجمہ قرآن، مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبۃ معارف القرآن کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۱۰۹۔

[7] سورۃ المائدۃ، آیت ۹۰، ۹۱۔

[8] آسان ترجمہ قرآن، مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبۃ معارف القرآن کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۲۶۵۔

[9] معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، ادارۃ المعارف کراچی، ۲۰۰۵ء، ج۳، ص ۲۲۷، ۲۲۶۔

[10] صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، الطاف اینڈ سنز، ۲۰۰۸ء، ج۲، ص ۱۷۶۷، حدیث ۱۳۰۱۶۔

[11] تفسیر ابن کثیر، أبو الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی، مکتبۃ العصریۃ، بیروت، ۱۹۹۴ء، ج۲، ص ۸۶۔

[12] سنن أبی داود، أبو داود سلیمان الأشعث السجستانی، مؤسسۃ الریان، بیروت، ۱۹۹۸ء، ج۵، ص ۳۲۹۔

[13] ترجمۃ سنن أبی داود شریف، مولانا خورشید حسن قاسمی، مکتبۃ العلم لاہور، ۲۰۰۶ء، ج۳، ص ۶۰۸۔

[14] Consice Oxford Dictionary , 7th Edition, 1998, page no 599.

[15] Blacks Law Dictionary,5th Edition, West Publisher 1979,page no853

[16] سورۃ المائدۃ، آیت ۹۱۔

[17] آسان ترجمہ قرآن، مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبۃ معارف القرآن کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۲۶۵۔

[18] جامع الترمذی، أبو عیسی محمد بن عیسی، الطاف اینڈ سنز، ۲۰۰۹ء، ج۱، ص ۲۱۰۔

[19] مجموعۃ فتاوی ابن تیمیۃ، مطبعۃ الحکومۃ، ۱۳۸۶ھ، ج۳۲، ص ۲۳۷۔